قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اِک دن دیکھنا | عَسٰی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا | میں بھی اک نورانی چہرے کے پرستاروں میں ہوں

ہفتہ میں ایک بار بروز چہارشنبہ شائع ہوتا ہے

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

چندہ سالانہ چار روپے مقامی خریداروں

مضامین بنام اڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت مینیجر کے قادیان ضلع گورداسپور پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

قیمت فی پرچہ ۱/

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے

جلد ۳ | ۲۳ جون سنہ ۱۹۱۵ء | چہارشنبہ | مطابق ۹ شعبان سنہ ۱۳۳۳ ھجری | نمبر ۱

مدینۃ المسیح علیہ السلام

افاقہ الحمد للہ کہ اب حضرت صاحب ایدہ اللہ کو نسبتًہ آرام ہے

داشتہ آید بکار حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کو پرانے کاغذات میں سے اِنہوں دو اہم اور کار آمد خطوط دستیاب ہوئے ہیں۔ انمیں سے ایک مولوی حکیم فضل الدین صاحب بھیروی مرحوم کا سنہ ۱۹۰۵ء کا عریضہ ہے جو آپنے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے حضور ارسال کیا تھا۔ اور دوسرا مولوی محمد علی صاحب امیر منکران خلافت کا ہے۔ ان دونوں میں بہت سی کام کی باتیں ملتی ہیں۔ شاید حضرت صاحب کسی وقت انکی اشاعت مناسب تصور فرمادیں ۞

مسیح موعود کی نبوت آج نیا خیال نہیں مولوی فضل الدین صاحب مرحوم کے خط سے جا بجا صاف ظاہر ہوتا ہے کہ آپ حضرت اقدس کو نبی اللہ سمجھتے تھے۔ اور یہ امر مخفی نہیں کہ مولٰنا مرحوم پیامی احباب کے نزدیک بھی جماعت کے مستند علماء اور بزرگان سلسلہ میں سے تھے۔ پھر وہ خود امام ہمام علیہ السلام کے حضور ایسے عقائد و خیالات کیونکر ظاہر کر سکتے تھے۔ جو بنیادی اصول سلسلہ کے خلاف ہوں ۞

حرف مٹ دے مہر و وفا کے تو نے مولوی محمد علی صاحب کا خط جو حضرت فضل عمر ایدہ اللہ کے نام ہے اور حضرت مولٰنا نور الدین اعظم کی وفات کے بعد قادیان سے جاتے وقت لکھا گیا تھا اس کے مضمون اور مولوی صاحب کے موجودہ طرز عمل کو بالمقابل رکھ کر دیکھا جائے تو نتیجہ اس کا مصرعہ مندرجہ عنوان نکلتا ہے۔ مقام خوف و عبرت ہے ۞

آمد مہمانان حسب معمول کئی احباب اس ہفتہ میں بھی

اخبار احمدیہ

خاندیس (ایسر واڑی) سے برادر محمد حسن صاحب لکھتے ہیں کہ ایک شخص احمد موسیٰ کو مینے تبلیغ کی۔ اس نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو بصدق دل نبی اللہ مان لیا۔ سات روپے چندہ ترقی اسلام میں دیے۔ اور اپنا ۹۔۱۰ برس کا ایک بچہ میرے ساتھ دار الامان روانہ کرنے کو تیار ہے نیز لکھتے ہیں کہ اس طرف کے مسلمانوں کی مذہبی حالت اس درجہ تک گر گئی ہے کہ السلام علیکم کہنا تک نہیں جانتے ۞

جہلم سے مولوی حافظ غلام رسول صاحب چندہ کے جلسہ میں وعظ کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ خدا تعالیٰ مددگار ہو

ایک ملازم شخص نے اضطراری حالت بتلا کر ایسے مال کے لینے کے متعلق استفسار کیا جو دینے والا اپنے کام کے

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان چھپکر شائع ہوا)

لئے خوشی سے دے۔ حضور نے جواب لکھوایا کہ حرام مال بہر حال حرام ہے ؛

مالیر کوٹلہ سے برادر امیر حسین صاحب۔ ملازم امپیریل سپیرز میدان جنگ کے روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب دعا کریں کہ خدا تعالیٰ ان کا حامی اور مددگار رہو۔ اور بخیریت واپس لائے ؛

مونگھیر میں ایک بھائی پر فوجداری مقدمہ قائم ہو گیا ہے۔ اُنکے لئے دُعا کی جائے کہ اللہ تعالےٰ اس ناگہانی ابتلاء سے نجات دے ؛

چونڈہ:۔ ضلع سیالکوٹ سے مولوی اللہ دتا صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے جلسہ کے مقابلہ میں غیر احمدیوں نے بھی جلسہ قائم کرنا چاہا تھا لیکن انکی آپس میں مقدمہ بازی شروع ہو گئی ہے۔ اور ایک دوسرے کی سخت مخالفت کر رہے ہیں۔ غیر احمدی مولوی اب سخت حیران اور نادم ہے یہ خدا کے فضل وکرم کا نشان ہے جو احمدیت کی تصدیق میں ظاہر ہوا۔ کاش! کوئی اہل بینش ہو تو فائدہ اُٹھائے ؛

جنازہ۔ اسی گاؤں میں چراغدین صاحب جو بہت جوشیلے احمدی تھے۔ وفات پا گئے ہیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ احباب ان کا جنازہ غائب پڑھیں۔ خدا تعالیٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے ؛

گجرات سے ماسٹر ہدایت اللہ صاحب اپنی ایک لڑکی کا خواب جس کی شادی بہت عرصہ سے غیر احمدیوں میں ہو چکی ہے تحریر فرماتے ہیں جو اس نے خود لکھ کر انہیں بھیجا تھا۔ اور جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ کس طرح اپنے عظیم الشان نبی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی تحریک سعید روحوں میں کر رہا ہے۔ لڑکی سلسلہ میں داخل نہیں ہے۔ رویاء یہ ہے۔ ایک تنگ و تاریک جگہ ہے جس میں مجھے بدبو آتی ہے۔ اور اس جگہ کوئی آدمی نہیں۔ کچھ برتن پڑے ہوئے ہیں۔ اور مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ پھر وہ جگہ روشن ہو گئی۔ اتنے میں ایک بزرگ آدمی سبز لباس والا آگیا انھوں نے مجھ سے کہا کہ تم ڈرو نہیں اور ستر دفعہ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظٰلمین پڑھنے کی تاکید کی۔ اور کہا اگر تم یہ پڑھو گی تو اس تنگ و تاریک جگہ سے نجات پاؤ گی۔ پھر جانے کو ہی تھے کہ میں نے انکو پکڑ لیا اور پوچھا کہ آپ کا کیا نام ہے۔ انہوں نے مجھے تین دفعہ بتلایا کہ میرا نام غلام احمد ہے ؛

منٹگمری کے علاقہ سے حافظ نبی بخش صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ جو گھوڑیاں چوری ہو گئی تھیں وہ ابھی تک دستیاب نہیں ہو سکیں۔ دُعا کی جائے کہ مل جائیں ؛

صوبہ بہار میں مولوی سعید الحسن صاحب تبلیغ سلسلہ میں مشغول ہیں۔ اور غیر احمدی انکے وعظوں کو توجہ اور غور سے سنتے ہیں۔ فالحمد للہ

باریسال (بنگال) کے اخویم مولوی ابو ہاشم خان صاحب ایم اے دو تبلیغی مضمون ایک بنگلہ زبان میں اور دوسرا انگریزی میں چھاپ کر انشاء اللہ عنقریب شائع کرنے والے ہیں ؛

صوبہ متحدہ میں مولوی عبد الصمد صاحب تبلیغ میں لگے ہوئے ہیں۔ لکھتے ہیں کہ مخالفت دن بدن بڑھ رہی ہے جس کا یہ فائدہ ہے کہ عام وخاص میں سلسلہ کا چرچا ہو رہا ہے اور سمجھدار لوگ دریافت حالات کے لئے آتے ہیں۔ جن کو تبلیغ کرنے کا عمدہ موقع ملتا ہے ؛

شملہ سے مرزا محمد افضل صاحب بلاناغہ بذریعہ عریضہ حضرت خلیفۃ المسیح کو دعا کے لئے یاد دہانی کرتے ہیں خدا تعالیٰ آپکا حامی ہو۔ اور سب کو ایسے ہی اخلاص کی توفیق دے ؛

لاہور کے اہل قلم احمدیوں میں سے میاں محمد سعید صاحب سعدی خلافت حقہ کے نہایت سرگرم و مخلص خادم۔ متگزار ہیں ان کا ایک قریبی عزیز بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے دُعا کی جاوے ؛

انا للہ وانا الیہ راجعون۔ سیٹھ عبد الرحمٰن حاجی اللہ رکھا صاحب کے نام نامی سے ہماری جماعت کے اکثر احباب واقف ہونگے۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاص الخاص محبان با اخلاص میں سے تھے۔ عہد وفا میں سب کا قدیم پھر آخر دم تک مستقیم الحال عقیدہ میں راسخ خدمت سلسلہ میں نہایت مستعد۔ مالی قربانی میں ایثار مجسم غرض جملہ اوصاف مطلوبہ میں عدیم النظیر تھے۔ حضرت کے لنگر وغیرہ ضروریات سلسلہ میں سو روپے ماہوار مستقل امداد اپنے اوپر فرض قرار دے رکھی تھی۔ حضور علیہ السلام کے وقت میں کئی دفعہ پانسو روپیہ تک یکمشت بھیجتے رہے حضرت اقدس کی کتابوں میں جگہ جگہ سیٹھ صاحب کا ذکر خیر اور آپ کی بے مثل خدمات کا اعتراف پایا جاتا ہے کچھ عرصہ سے صحت خراب تھی۔ کم وبیش ۸۰ سالہ عمر پاکر اس ہفتہ کو وہ نفس زکیہ مطمئنہ اپنے رب رحیم سے جاملا۔ خدا اس سے راضی ہو۔ اور وہ خدا سے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالےٰ اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ اور سیٹھ صاحب مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔ تمام مقامی جماعتیں انکی نماز جنازہ پڑھیں۔ اور خاص درد دل سے انکے حق میں دُعائے مغفرت مانگیں ؛ ایڈیٹر

تازہ خبریں ؛

افسوس کہ بوجہ عدم گنجائش اس دفعہ زیادہ خبریں نہیں دی جاسکتیں۔ آج کے تازہ پیغامات تار میں سے اہم تر خبروں کا خلاصہ یہ ہے :۔ (ایڈیٹر)

گلیشیا کے سوا روسی ہر میدان میں غالب ہیں۔ بلجیم و ہالینڈ کے محاذ میں ۴ لاکھ جرمن۔ فرنچ سپاہ کے مقابلہ میں ہاتھ دکھانا چاہتے تھے۔ برٹش جمعیت نے انکے سارے منصوبے خاک میں ملا دئے۔ ہوج کے شمال میں ہم نے غنیم کی ۲۵۰ گز خندق پر قبضہ کیا۔ اور ۲۱۳ قیدی مع سامان حرب گرفتار کئے آراس میں توپ خانوں کا شدید مقابلہ ہوا۔ دشمن کے بہت سے آدمی اسیر ہوئے۔ آلساس میں ہماری پیشقدمی جاری ہے ٹیرزل اور منسٹر کے درمیان ہماری توپوں نے غنیم کا رستہ بند کر دیا ہے۔ لیمبرگ (گلیشیا) کے قریب آسٹرین و جرمن ہر طرف حملہ آور ہیں۔ بلجیم میں غنیم کے مظالم حد سے بڑھتے جاتے ہیں۔ ناروے اور سویڈن میں (جو شریک جنگ نہیں) جرمنی کے ہاتھوں اپنے جہاز غرق کئے جانے پر ناراضی بڑھتی جاتی ہے حضور وائسرائے کی میعاد حکومت نومبر میں ختم ہو جاتی مگر مارچ تک بڑھائی گئی۔ اور ہز اکسلنسی نے منظور فرمالی۔ ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال نے خلیج فارس میں جنگی خدمات کے لئے ۳ہزار روپیہ دیا ؛

مصر سے واپسی مع الخیر

الحمد للہ کہ شیخ عبد الرحمٰن صاحب احمدی مبلغ چند سال بعد مصر سے فائز المرام لوٹ کر منگل کی شام کو بخیر وعافیت داخل دار الامان مہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوئے۔ حضرت فضل عمر ایدہ اللہ ... بنفس نفیس مع کثیر التعداد خدام کے دور تک انکی پیشوائی کو تشریف لے گئے۔ مبارک! مبارک!!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلّی

الفضل

قادیان دار الامان مورخہ ۲۳- جون سنہ ۱۵ء

محض بحکمِ ضرورت و مجبوری

چند خاص باتیں

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ الفضل کے دو سال بخیر و خوبی گزر گئے اور اس نمبر سے تیسری جلد کا آغاز ہوتا ہے۔ ناظرینِ کرام! اخباری دنیا کا قاعدہ ہے کہ شروع سال نو میں سالِ گزشتہ کے واقعات پر ریویو کرتے ہیں۔ اسکی ہمارے ہاں فی الحال گنجائش نہیں نہ کچھ زیادہ ضرورت معلوم ہوتی ہے۔ پھر دیگر معزز معاصرین عموماً اسی موقعہ پر "کچھ اپنی نسبت" بھی لکھا کرتے ہیں لیکن جو کالم مفید علم مضامین کے لیئے وقف ہوں جن صفحات پر دین و ملت کے مشترکہ مقاصد کا ذکر خیر زیادہ موزوں ہو۔ ایسی خاص باتیں بھی کچھ زیب نہیں دیتیں اسواسطے جی تو نہیں چاہتا مگر یہاں ہمکو ضرور اسی قماش کے چند امور گزارش کرنے ہیں۔ پچھلے سال معاندین خلافت حقہ کے ناروا حملوں کی مدافعت اور ضمنی ناگوار بحثیں اخبار کا ایک معتد بہ حصہ اور جماعت کے اوقات عزیز کی بہت سی قیمتی گھڑیاں دوسرے ضروری مطالب و معاملات سے چھینتی رہیں جسکا گونہ افسوس ہے کیونکہ ہمارا بڑا کام احمدیت کی تبلیغ و اشاعت ہے اور احمدیت کا حقیقی یعنی اسلام کا اصل نورانی چہرہ پیش کرکے دنیا میں صلحکاری و پرہیزگاری پھیلانا۔ لیکن اس فتنہ کا فرو کرنا بھی ناگزیر تھا پھر اسکے ضمن میں سلسلہ کے بنیادی اصولوں کے متعلق جو جو حقایق و معارف کھلے نیتجہ خیز واقعات اور سبق آموز حالات روشنی میں آئے انکی اہمیت و منفعت سے بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہم تو انہیں "عدو شرے برانگیزد کہ خیر ما دراں باشد" کے مصداق پاتے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذلک۔ بہر حال مان لیجئے کہ الخیر فی ما وقع۔ اب ماضی کی داستان درد کو دہرانے سے یہ شاید زیادہ مفید و مناسب ہو کہ ہم اور آپ ملکر آنیوالی کل کا فکر کریں۔ یہ امر محتاج تشریح نہیں کہ جب تک طرفین اپنے اپنے حقوق و فرائض میں پوری پوری بیداری و مستعدی نہ دکھلائیں اخبار اور جماعت کے مستقبل پر کوئی طمانیت بخش اثر نہیں پڑ سکتا۔ اگلے نوٹ میں ہمنے مختصراً بعض انضروری امور کو آپکی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔ جو بحیثیت غیور مسلمان اور مخلص احمدی ہونے کے آپکو آئندہ التزاماً ملحوظ رکھنے ہونگے لیکن اسجگہ ہم آپکو خاص الفضل کے حقوق پر توجہ دلانا چاہتے ہیں جو محض رسماً یا اخلاقاً ہی نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے واجب الاحترام واسطے سے آپ صاحبان کے ذمہ عاید ہوتے ہیں۔ تم دنیاوی قصے فسانوں سے کاغذ کو روسیاہ کرنے اور خدا فراموشی کے ہمکو وہ دکھڑے رنجے والے اخباروں کی اشاعتیں۔ ولایت کا کیا ذکر۔ وہاں تو ایک ایک پرچہ کئی کئی لاکھ چھپتا ہے۔ خود تمہارے اسی ملک میں ہزارہا ہوتی ہیں۔ مگر تمہارے الفضل کی اشاعت حیف کہ پورے دو سال میں "...." ہزار تک بھی نہ پہنچے۔ ماشاء اللہ چھ سات لاکھ جماعت کا آرگن۔ مرکز سے نکلنے والا پرچہ اور اتنا سستا کہ ہفتہ میں تین بار کے کل چھ روپے سالانہ گویا ہفتے کے دو ہی روپے تو ہوئے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح کے مبارک حالات۔ بیرونجات کے اخبار احمدیہ۔ درس قرآن مجید۔ حضرت خلیفہ برحق کے پُر معارف خطبات۔ تصدیق المسیح اور فضیلت اسلام وغیرہ ایک سے ایک بڑھ کر قیمتی مضامین۔ ان جواہر ریزوں کی قدر اگر خدا کے برگزیدہ کی جماعت ہی نہ کرے تو پھر دنیا بھر میں اور کس سے اسکی توقع کیجائے؟

اگلے برس کی طرح اب کے بھی میزان مصارف سالتمام کی آمدنی سے بقدر صدہا روپے کے زیر ہو رہی ہے اسکی تلافی کو تو خیر زیر غور رکھیئے مگر آئندہ جبتک کہ اخبار بالذات نہ کفیل ہو گیا آپکا یہ محبوب جریدہ مالی پہلو سے معرض خطر میں نہ رہیگا؟ اور بجز توسیع اشاعت کے اسکا چارہ کار کیا ہو سکتا ہے؟ خدا تعالیٰ آپکو اس اہم ترین سوال کو خاطر خواہ حل کرنے کی توفیق دے+

مضامین اخبار کا مقصد

ناظرین کرام! آپکو یہ جو کچھ ہفتہ میں تین بار آپکے کانوں تک پہنچایا جاتا ہے۔ اسکا مدعا فقط یہی نہیں کہ ہمنے چھاپکر بھیجدیا اور آپنے پڑھ کر رکھدیا۔ آپ لوگ بفضل خدا "آخرین منہم" کے مصداق ہیں۔ اور دین اللہ کی خدمت و اشاعت آپکا سب سے مقدم و اہم مقصد زندگی ہے ہم انشاء اللہ حتے الوسع کوشش کرینگے کہ آپکے پیارے الفضل میں کوئی دور از کار و کم از کار درج نہونے پائیں۔ مگر آپکا بھی یہ فرض ہونا چاہیئے کہ صرف مشغلۂ بیکاری یا دلچسپی و دماغی عیاشی کے طور پر اُسے ہرگز نہ پڑھیں بلکہ اپنے امکان بھر اس بات کی کوشش ہو کہ مضامین اخبار سے کچھ آپ فائدہ اُٹھائیں۔ کچھ دوسرونکو نفع پہنچائیں۔ جو جو مقامی جماعتوں یا فرداً فرداً احباب بیرونجات کے اصلاح طلب حالات یا قابل تعمیل تحریکات سے تعلق رکھتے ہوں انپر جلد سے جلد کاربند ہونا مدنظر رکھیں۔ جو باتیں محض اطلاع کے طور پر شایع کیجاتی ہیں خواہ انکا نتیجہ ازدیاد ایمان ہو۔ یا اغراض سلسلہ سے آگاہی اُنہیں فرصت اولین میں بلا تساہل و توقف کے دوسرے بھائیوں تک پہنچا دیا جاوے۔ اور جب مضامین اسلام یا احمدیت یا خلافت کی تائید میں نکلیں وہ جہانتک بن پڑے غیر مسلموں غیر احمدیوں یا منکران خلافت حقہ کے گوش گزار کر دئے جائیں۔ یہ تبلیغ حق کا ایک ضروری شعبہ اور سہل ذریعہ ہے۔ اگر خدانخواستہ ہمیں ان پاک اغراض کی پروا نہ ہو تو اخبار نویسی یا اخبار بینی پر چند نقد خرچ ہوتے ہیں اور نیز وقت عزیز جو کل سے بھی قیمتی تر ہے۔ بالکل کار بیکار سمجھو۔ یاد رکھو مومن لغو و بیہودہ کام کوئی نہیں کیا کرتا۔ اور تمہارا یہ اخبار تجارتی کاروبار ہرگز نہیں ہے ورنہ اسکے محترم مالکان پے در پے ہزاروں روپے کا نقصان اٹھا کر بھی اسے کیوں جاری رکھتے+

"فی الدرک الاسفل من النار"

دین و مذہب ایک ایسی شے ہے کہ اسکے متعلق انسان کے عقاید و خیالات مثل شمشیر برہنہ یک رنگ و یکسو ہونے چاہئیں لیکن جہاں طمع دنیاوی یا خواہشات نفسانی و تعلقات سفلی کا قدم درمیان میں آجائے وہاں آدمی کی جان سخت الجھن میں پڑ جاتی ہے پھر اگر وہ سعید الفطرۃ ہے اور خلوص تقویٰ کا مادہ اسکے نفسانی جذبات پر غالب تب تو خیر اس ورطہ ہلاکت سے جان سلامت نکال لیجائیگا۔ اور اگر نفاق کا گندہ مواد اس کے اندر بڑھا ہوا ہے۔ جسکے متعلق مندرجہ عنوان پر خطر وعید کتاب اللہ میں آچکا ہے تو وہ شوربخت انسان پہلے تو دو کشتیوں میں قدم رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ ایسے لوگ کبھی ساحل مراد کو نہیں پہنچا کرتے۔ لہذا مآل کار یہ ہوتا ہے کہ "ازیں سو رانده وازاں سو درمانده" افسوس یہی حال اسوقت منکران خلافت کا ہو رہا ہے۔ پیسہ اخبار کی تازہ اشاعت (۲-۶-۱۵) میں ایک مراسلہ پڑھکر ہمیں بڑی عبرت ہوئی۔ اسمیں لاہور کے ایک غیر احمدی نے ان لوگوں کی بڑی خبر لی ہے حاصل یہ کہ ہم سے روپیہ لیا تو جاتا ہے اشاعت اسلام کے بہانے اور خرچ ہوتا ہے۔ خانگی جھگڑوں وغیرہ پر۔ اور کہ یہ تو آپ کی بڑی عنایت ہے کہ غیر احمدیوں کی نماز جنازہ جائز بتلاتے ہیں۔ مگر کیا ہمارے علماء کے پیچھے آپ نماز بھی پڑھ لیا کرینگے؟ اب کوئی سلیم العقل واقف کار کہہ سکتا ہے کہ اُن سے اسکا کوئی تسکین بخش جواب دائرۂ احمدیت میں رہ کر بن پڑے گا؟ دوستو! جن کا ضمیر بالکل خفتہ بلکہ مردہ نہو گیا ہو جن کی حمیت و حمیّت خارستان نفاق میں مجروح کالمیت نہو گئی ہو ان کے واسطے کیا یہ حالت جیتے جی کے جہنم سے کچھ کم ہو گی؟ اللہم احفظنا منہا دیرینہ تعلقات کی یاد اور انسانی ہمدردی ان کے حال زار پر آنسو بہاتی ہے کہ یہ لوگ کبھی اپنے تھے اور مسیح موعودؑ میں ہو کر ہمارے لیئے خویش و اقربا سے بھی قریب تر۔ مگر آہ! نفاق اور انانیت نے انہیں کہاں ....

نمازوں میں مزا نہیں آتا

ایک مخلص بھائی نے حضرت صاحب ایدہ اللہ کی خدمت میں لکھا ہے۔ کہ نمازوں میں مزا نہیں آتا۔ حضور میرے حق میں دعائے خیر فرمائیں۔ حضرت نے انہیں مناسب جواب لکھا دیا۔ اور تمام مریدان بااخلاص کے لیے آپ ہمیشہ دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ مگر چونکہ یہ اک ذوق کی بات ہے۔ جی چاہتا ہے کہ دیگر احباب کو بھی اس میں شریک کرلیں۔ اکثر احباب کو یاد ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے سوالوں کے جواب میں فرمایا کرتے تھے۔ کہ نماز تو حکم ربی کی تعمیل کی خاطر مفتوٹا بھی پڑھی جاتی ہے۔ کوئی سرور حاصل ہو یا نہ ہو۔ بہرحال پڑھنی چاہیے۔ بلکہ رضائے الٰہی کی خاطر اپنے جسم و نفس کو گھیر گھوٹ کر بھی اسکے آگے جھکا دینا اور زیادہ موجب ثواب ہے اور ایک طرح کا مجاہدہ۔ ہاں اگر عبادت میں لذت بھی حاصل ہونے لگے تو نور علیٰ نور سمجھو۔ اور اسکا گر یہی ہے کہ جیسے شرابی کو خاطر خواہ نشہ نہیں ہوتا تو برابر جام پر جام چڑھائے چلا جاتا ہے اسیطرح تمہیں جتنی بے ذوقی ہو اتنے ہی زیادہ رجوع و حضور قلب پیدا کرنے میں لگے رہو۔ اللہ تعالیٰ کسی کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ ضرور آخر ایک وقت حصول ذوق کا بھی آ ہی جائیگا (مفہوم بالفاظ راقم) +

مقامی جماعتوں کی ترقی

بعض جگہ کے احباب اپنے کام میں سُست پڑجاتے ہیں۔ تو وہاں جماعت کی ترقی رُک جاتی ہے۔ یاد رکھو جو سُستی اختیار کرتا ہے۔ اِسکے اعضا شل ہو جاتے ہیں۔ اور صحت برباد ہوتے ہوتے آخر کار زندگی ہی معرض خطر میں پڑ جاتی ہے۔ جہاں کہیں ایسی حالت ہو۔ وہاں کے کارکن اور عہدیدار سُن رکھیں کہ انکی ذمہ داری نازک ہے اگر وہ خود سُست ہونگے یا دوسرے مقامی دوستوں کو سُستی و سہل انگاری میں پڑنے دینگے۔ تو خدا کے حضور انہیں اِسکی جوابدہی کرنی پڑے گی۔ یہ کام کرنے کا وقت ہے۔ آرام کا موقعہ نہیں۔ بلکہ کچھ پرواہ نہ کرو اگر اس چند روزہ مقام کوچ میں بالکل ہی آرام میسر نہ ہو۔ تم رضائے مولیٰ کے فوز عظیم میں کامیاب ہو گئے۔ تو ابدالآباد تک تمہاری روحیں اپنے رب کی مرضی میں تسلی پاتی رہیں گی آپس میں کثرت سے ملتے جلتے رہو۔ اِس سے ایمان میں تازگی آتی ہے۔ ضروریات سلسلہ کے متعلق باقاعدہ جلسوں کا خیال رکھو کتب سلسلہ کا مطالعہ تمہارے اوقات فرصت کا مشغلہ محبوب

اپنے اپنے حلقہ تعلقات میں تقریر سے تحریر سے۔ مجموعی نیز انفرادی طور پر۔ غرض ہر طرح تبلیغ حق کی دھن لگی ہو۔ خمازہ یہ جماعت کا اہتمام جہاں کہیں نہیں ہوتا۔ وہاں کے افراد میں لازمًا دینی حرارت گھٹ جاتی ہے۔ پھر سلسلہ کے مرکز سے بیگانگی رکھنا بھی بڑے بڑے خطرناک ایمانی امراض کا موجب ہو جاتا ہے۔ سب سے آخر مگر سب سے اہم بات یہ ہے کہ جو چندہ دینے میں بے اعتنائی و تساہل برتتا ہے اِس کا دل بتدریج زنگ آلود ہوتا جاتا ہے۔ دارالامان مہدیؑ میں ہزارہا روپیہ ماہوار خالص دینی کاموں پر خرچ ہو رہا ہے۔ اگر طرف سے جماعت ہی خدانخواستہ بے فکر ہو بیٹھے تو کیا معاذ اللہ دشمنانِ دین ان کی سرپرستی کرینگے؟ خدا تعالیٰ نے بھی ہر جگہ اموال کے جہاد کو مقدم فرمایا ہے۔ پھر اپنی اور دوسرے بھائیوں کی اصلاح میں تمام امکانی تدابیر ظاہری نیز خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتے رہنا ہر سچے احمدی کا فرض ہے۔ واللہ الموفق وھو المستعان +

ہمت نہ ہارو! خدا تمہاری مدد پر ہے

ناظر نشیل سیکرٹری صاحب صدر انجمن کی ضروری اپیل آپ اسی اشاعت کے بعض مراسلات میں پڑھیں گے۔ اس پر فوری توجہ کرنا ہر ایک مخلص احمدی کا فرض ہے۔ رفع غلط فہمی کے لیے ہم آپکو یہ بتلا دینا چاہتے ہیں کہ حضرت امام المتقین فضل عمرؓ ایدہ اللہ بنصرہ کیجانب سے پندرہ ہزار روپیہ بہت جلد فراہم کر دینے کا جو ارشاد پچھلے دنوں شائع ہوا وہ صیغہ ترقی اسلام سے مخصوص تھا جس کا حساب علیحدہ ہے۔ اور یہ اپیل معمولی حالت صدر انجمن کی مالی امداد سے متعلق ہے جن میں لنگر۔ مدرسہ۔ سکول۔ عملہ وغیرہ جملہ مقامی ضروریات سلسلہ شامل ہیں کچھ شک نہیں کہ آپ صاحبان پر چندہ کا بہت بوجھ ہے لیکن ہمت نہ ہارو۔ خدا تمہاری مدد پر ہے۔ تم بفضلہ تعالیٰ ایک جلیل القدر امام اولوالعزم کی جماعت ہو۔ یاد رکھو! تمہارے بوجھ کتنے ہی بھاری ہوں انکو ہلکا کرنے والا مولا کریم بھی بڑی قدرتوں کا مالک ہے یہ سب کام اسی کے ہیں۔ تم اور تمہارے مال بھی اسی کے۔ واللہ غالب علیٰ امرہ اُسکی شان ہے لہذا ضرور ہے کہ یہ آسمانی کاروبار برابر پورے ہوتے رہیں۔ پس خوش قسمت ہیں وہ جو خدا کی راہ میں قربانی و ایثار بطیب خاطر گوارا کریں۔ اور درمیانی واسطہ بنکر مفت میں مستحق ثواب ٹھیریں۔ اور سب سے اہم بات یہ کہ صدر انجمن نے اِس اپیل میں جن امدادی رقوم کی جانب آپکو توجہ دلائی ہے۔ وہ

عطیات نہیں بلکہ بحد امانت یا قرض حسنہ جو

بھائی جتنا دیں۔ اپنا روپیہ جون کا توں میعاد معینہ کے اندر لے سکیں گے اب تو آپ بخوبی سمجھ گئے ہونگے کہ واقعی یہ بالکل مفت احسان کرنے اور ثواب لوٹنے کا موقعہ ہے۔ خدا تعالیٰ تمہاری کمائیوں میں برکت دے اور ضروریات سلسلہ کے حق میں تمہارے دلوں کو فراخ کرے۔ پھر جنہیں ع قضائے آسمان است این بہرحالت شود پیدا ؎ کے مصداق اسمیں باسباب ظاہری حصہ لینے کی توفیق ملے ان کا دوہرا اجر ہو۔ آمین +

نوجوانو سبق لو

جسمانی۔ دماغی۔ اخلاقی۔ و روحانی غرض ہر قسم کی خداداد طاقتیں وہ نعماء الٰہی ہیں جنکا بدل اکثر اوقات دھن دولت بھی نہیں ہوسکتی۔ اِن سے کما حقہا خود بھی فائدہ اٹھانا اور دوسروں کو بھی نفع پہونچانا شکر گزاری کا احسن طریقہ ہے۔ اور خوش نصیبوں کا شیوہ۔ احمدی نوجوانوں کو خصوصًا اور جمیع افراد جماعت کو عمومًا نافع الناس بننے کا بہت خیال رکھنا چاہیے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب قبلہ کی عمر ضعیفی کو دیکھو اور ماشاء اللہ اس جوانمردی و ہمت کو کہ صدر انجمن کی مالی مشکلات سے مطلع ہوکر سخت جون کی گرمی موسم بلاحصوبات سفر کی ذرا پرواہ نہ کی اور محض ابتغاء مرضات اللہ کیخاطر دورہ پر نکل کھڑے ہوئے۔ شمالی اضلاع پنجاب میں سلسلہ حقہ کے واسطے کاسہ گدائی لیے شہر بشہر پھر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ خود آں مکرم کا اجر ہو۔ آپنے اسوقت تک بتفصیل ذیل ساڑھے **چار سو روپیہ** چندہ مختلف مقامات کی جماعتوں سے فراہم کرکے خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بھجوا چکے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء:۔ گوجرانوالہ یکصد۔ بہلول پور یکصد۔ گوجرہ یکصد جموں پچاس روپیہ۔ گجرات یکصد میزان ۴۲۵ روپیہ امید ہے کہ اور بھی جہاں کہیں نواب صاحب قبلہ تشریف لیجائیں۔ ہمارے احباب ان کا اس نہایت ضروری کار خیر میں بکمال مستعدی و اخلاص ہاتھ بٹائیں گے۔ اللہ تمہاری ہمتوں میں برکت دے +

تلخ تجربہ کا شیریں ثمرہ

پیامی فتنہ کے دوران میں ہمارے بھائیوں کو بخوبی معلوم ہو گیا کہ حضرت اقدسؑ کی کتابوں سے پورے طور پر باخبر رہنے اور انہیں اپنے پاس رکھنے کی ہر ایک احمدی کو کیسی سخت ضرورت ہے۔ چوروں کی دستبرد کا خطرہ انہی کو ہو سکتا ہے.... جو کہ غافل رہیں۔ لہذا احمدی مخلص احباب کو لازم ہے کہ اس تلخ تجربے سے فائدہ اٹھا کر آئندہ اپنے بنیادی اصولوں سے کما حقہ واقفیت رکھنے کی کوشش میں سستی نہ کریں۔ جو کتب حضرت مسیح موعودؑ کے سوا اور کہاں مل سکتے ہیں؟ +

إِنَّ الدِّينَ عِندَ اللهِ

الاسلام

(قرآن و بائبل)

قرآن و بائبل دو ایسی کتابیں ہیں جو اسوقت بڑے زور سے دنیا کے سامنے پیش کیجا رہی ہیں۔ اور دونو کے پیرو اس کوشش میں ہیں کہ ہماری کتاب کو لوگ قبول کریں۔ اور وہی دنیا کے لیئے ایک قانون اور ضابطہ کے رنگ میں ہو لیکن یہ تو عقل سلیم تسلیم ہی نہیں کر سکتی کہ دونوں کتابیں درست اور صحیح اور قابل عمل ہیں۔ کیونکہ جب ہم نہیں پڑھتے ہیں تو دونوں کو ایکدوسرے سے مختلف پاتے ہیں۔ اسلیئے یہی ہو سکتا ہے کہ اگر قرآن صحیح اور قابل عمل کتاب ہے تو پھر بائبل ضرور غیر صحیح اور ناقابل عمل مجموعہ ہے۔ اور اگر بائبل درست اور قابل عمل درآمد ضابطہ ہے تو پھر یقیناً قرآن پایۂ اعتبار سے ساقط اور ناواجب التعمیل تعلیم ہوگا۔ اب اس قدر اختلاف اور بالکل متضاد و متناقض کے لیئے ہمیں کوئی فیصلہ کن معیار چاہیئے۔ جو حق و باطل اور صدق و کذب میں تمیز کردے۔ اور جس کے ذریعہ ہم بآسانی اس نتیجہ تک پہنچ جاویں کہ دونو میں سے فلاں کتاب قابل قبول اور واجب التعمیل ہے۔ ایسے صحیح معیار کا پتہ بھی ہمکو قرآن مجید ہی دیتا۔ اور وہی ہمارے لیئے ایک فیصلہ کن راہ تجویز کرتا ہے چنانچہ وہ فرماتا ہے۔ لَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا۔ یعنی الٰہی کتاب اور الہامی نوشتہ کی منجملہ اور علامات کے ایک علامت یہ بھی ہے۔ کہ اسمیں اختلاف نہ ہو۔

قرآن مجید کے اس معیار پر جب ہم غور کرتے ہیں تو ہمیں بات تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں رہتا۔ کیونکہ یہ معیار ایسا بدیہی اور صاف ہے کہ ہر شخص اسے درست اور صحیح سمجھنے پر مجبور ہے۔ کیونکہ جب ایک انسان کے لیئے بھی یہ بات عار و ننگ کا موجب ہے کہ اس کی باتوں میں اختلاف ہو اور اسکی ایک بات دوسری بات کے خلاف اور متضاد ہو تو خدائے قدوس کے لیئے جو تمام عیوب سے منزہ اور تمام صفات کا منبع ہے۔ کس طرح یہ خیال بھی کیا جا سکتا ہے کہ اسکا کلام متناقضات کا مجموعہ اور متضاد باتوں کا مجموعہ ہے۔ قرآن مجید کے اس معیار سے عیسائی صاحبان کو بھی اختلاف نہیں۔ اور نہ کوئی سلیم العقل انسان اس سے اختلاف کر سکتا ہے۔ کیونکہ یہ معیار ایک ... الہامی اور غیر الہامی کتاب اور الٰہی اور انسانی کلام میں مابہ الامتیاز ظاہر کرنے کا زبردست ذریعہ ہے۔ اس معیار کو لے کر ہم قرآن اور موجودہ بائبل کو دیکھتے ہیں اور معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ کہ دونوں میں کونسی کتاب صحیح اور قابل عمل ہے۔ اور کس کتاب کے متعلق ہم یقین اور وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ الٰہی کلام ہے۔ پہلے بائبل کھولو۔ اور اسپر ایک تنقیدی نظر ڈالو۔ تو کوئی صفحہ اسکا بمشکل تمہاری نظر سے ایسا گزرے گا جو اختلافات کا مجموعہ نہ ہو۔ اور جسمیں ایسی باتیں نہ ہوں جنکی تردید خود بائبل کے دوسرے مقامات کرتے ہوں گے۔ اس سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ بائبل موجودہ صورت میں اس قابل نہیں کہ اسے الہامی کتاب کہا جاوے اور حکیم و علیم ہستی کی طرف اسے منسوب کیا جاوے۔ ذیل میں ہم بائبل کے چند ایسے اختلاف درج کرتے ہیں۔ جس کی کوئی تاویل نہیں ہو سکتی۔ اور جو زبان حال سے کہہ رہے ہیں کہ ہم انسانی دخل و تصرف کا نمونہ ہیں۔

(۱) اخزیاہ بائیس ۲۲ برس کا تھا جبکہ وہ بادشاہ ہوا ۲ سلاطین باب ۹ آیت ۲۶	(۱) اخزیاہ بیالیس ۴۲ برس کی عمر میں بادشاہ ہوا۔ ۲ تواریخ ۲۲ باب آیت ۲

(نوٹ) دیکھیئے کس قدر صریح اختلاف ہے۔ ایک الہام کہتا ہے کہ اخزیاہ کی عمر بائیس برس تھی۔ جب وہ بادشاہ ہوا۔ اور دوسرا الہام کہتا ہے کہ جب اخزیاہ بادشاہ ہوا اسوقت وہ اوپر چالیس سال کا تھا۔

(۲) شریعت پر عمل کرنے والے راستباز ٹھیرینگے (رومیوں ۲ باب آیت ۱۳)	(۲) کوئی آدمی شریعت پر عمل کرنے سے راستباز نہ ٹھیریگا۔ رومیوں باب ۳ آیت ۲۰

(نوٹ) دیکھیئے دونوں حوالوں میں کیسا کھلا کھلا تناقض ہے۔

(۳) انہوں نے اسرائیل کے خدا کو دیکھا (خروج ۲۴ باب آیت ۹)	(۳) خدا کو کسی نے کبھی نہیں دیکھا۔ یوحنا ۱ باب آیت ۱۸

(نوٹ) دیکھیئے کتاب خروج سے ثابت ہوتا ہے کہ موسیٰ اور ہارون اور بنی اسرائیل کے ستر بزرگوں نے پہاڑ پر خدا کو دیکھا۔ مگر کتاب یوحنا میں الہام الٰہی کہتا ہے کہ خدا کو کسی انسان نے بھی نہیں دیکھا بھلا بتلایئے کہ اس سے بڑھ کر اختلاف بھی کسی کتاب میں ہو سکتا ہے اور کیا ایسی کتاب الہامی کتاب کہلانے کی مستحق ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

(۴) خدا انسان نہیں کہ جھوٹ بولے۔ نہ آدمی زادہ ہے کہ پشیمان ہووے۔ (گنتی ۲۳ باب آیت ۱۹) وہ انسان نہیں کہ پچھتاوے ایسموئیل ۱۵ باب آیت ۲۹	(۴) تب خداوند زمین پر انسان کے پیدا کرنے سے پچھتایا۔ اور نہایت دلگیر ہوا۔ (پیدائش ۶ باب آیت ۶) تب خداوند اس بدی سے جو چاہا تھا کہ اپنے لوگوں سے کرے پچھتایا (خروج ۳۲ باب آیت ۱۴)

(نوٹ) عجیب اختلاف ہے ایک الہام کہتا ہے کہ خدا پچھتاتا نہیں دوسرا اسکی تکذیب کرتا ہے اور کہتا ہے کہ خدا ایسی پچھتایا کرتا ہے اور وہ فلاں موقعہ پر پچھتایا۔

(۵) ان کے فرزندوں کے لیئے قتل کے سامان ان کے باپ داووں کے گناہوں کے سبب طیار کرو (یسعیاہ ۱۴ باب آیت ۲۱)	(۵) اولاد کے بدلے باپ دادے نہ مارے جاویں نہ باپ دادوں کے بدلے اولاد قتل کیجائے۔ (استثناء ۲۴ باب آیت ۱۶)

(نوٹ) اس اختلاف کا بھی کوئی ٹھکانا ہے۔ ایک الہام منع کرتا ہے کہ خبردار باپ کے گناہ کی وجہ سے بیٹے کو مت قتل کرنا۔ اور دوسرا الہام الٹا حکم دے رہا ہے کہ تم بیٹے کو باپ کے گناہ کی وجہ سے قتل کرکے ہی چھوڑنا۔ عیسائی صاحبان بتاویں کہ بائبل کے ان دونو الہاموں میں سے کونسا الہام سچا ہے۔

(۶) اور حکم کیا کہ سفر کے لیئے سوا لاٹھی کے کچھ نہ لو۔ نہ جھولی نہ روٹی۔ نہ اپنے کمربند میں پیسے (مرقس ۶ باب آیت ۸)	(۶) نہ سونا نہ روپا نہ تانبہ اپنی کمر میں رکھو راستے کے لیئے نہ جھولی نہ دو کرتے نہ جوتیاں نہ لاٹھی لو (متی ۱۰ باب آیت ۹ و ۱۰)

ایک الہام کہتا ہے کہ جب تم لوگ سفر کرو تو لاٹھی ساتھ رکھو مگر دوسرا الہام حکم کرتا ہے کہ جب تم سفر کرو تو خبردار لاٹھی ساتھ نہ رکھنا۔ اگر اس کا نام اختلاف نہیں تو کیا اختلاف کے سر پر سینگ ہوتے ہیں؟

(۷) ساؤل کی بیٹی میکل مرتے دم تک بے اولاد رہی + ۲ سموئیل ۶ باب ۱- آیت ۲۳	(۷) ساؤل کی بیٹی میکل کے پانچ بیٹے جو برزلی محولاتی کے بیٹے عدریئیل کے لیے جنی تھی پکڑے ۲ سموئیل ۲۱ باب آیت ۸

+ + + + + + + + + +

(نوٹ) ایک طرف کتاب مقدس کہتی ہے کہ ساؤل کی بیٹی میکل وفات تک ایک بچہ بھی نہ جنی۔ دوسری طرف وہی کتاب مقدس فرماتی ہے۔ کہ وہ ایک چھوڑ پانچ بچے جن چکی تھی۔ کیا اسے اختلاف نہیں کہتے +

(۸) اگرچہ میں اپنی بابت گواہی دوں تو بھی میری گواہی سچ ہے۔ یوحنا باب ۸ آیت ۱۴ تا ۱۸	(۸) اگر میں اپنے پر گواہی دوں تو میری گواہی حق نہیں + یوحنا ۵ باب آیت ۳۱ -

(نوٹ) ایک طرف خداوند مسیح فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنے متعلق گواہی دوں تو وہ بھی قابل قبول اور حق ہے۔ مگر دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ اگر میں اپنے متعلق کوئی گواہی دوں تو وہ حق نہیں +

مندرجہ بالا اختلافات پڑھ کر ناظرین بخوبی معلوم کر سکتے ہیں کہ موجودہ بائبل ہرگز ہرگز کسی صورت میں الہامی کتاب نہیں ایسے صریح اختلاف اور پھر الہامی کلام یہ تو انسانی کلام ہونے کی حیثیت سے بھی گرا ہوا ہے۔ کجا یہ کہ اسے خدا تعالےٰ کا کلام سمجھا جاوے جو اختلاف ہم نے اوپر درج کئے ہیں یہ بطور نمونہ ہیں۔ ورنہ تمام عہد جدید و عتیق ایسے ایسے اختلافات سے بھرا پڑا ہے۔ یہاں بخوف طوالت اتنے پر اکتفا کی گئی ہے۔ اب اس معیار سے قرآن مجید کو پرکھو۔ اور شروع سے آخر تک اسے تنقید کی نظر سے دیکھ جاؤ لیکن ایک اختلاف بھی نہ پاؤ گے۔ تمام غیر مذاہب والے اس کی تردید میں کوشاں ہیں۔ اور اسکی مخالفت میں ہزاروں ہزار صفحے سیاہ کر چکے ہیں۔ مگر کبھی کسی نے کوئی اختلاف اسکا ثابت نہیں کیا۔ حالانکہ اگر یہ انسانی کلام ہوتا تو ضرور اسمیں اختلافات ہوتے کیونکہ بانیٔ اسلام پر ایک وہ زمانہ آیا جبکہ آپ نہایت غربت کی حالت میں تھے۔ دشمن زوروں پر تھا۔ اسلام لانے والے معدودے چند تھے۔ کوئی حکومت آپکے قبضہ میں نہ تھی۔ کفار کا غلبہ تہا۔ آپ ان کے ماتحت تھے۔ اس وقت جو وحی آپ پر ہوئی اور جو آیات قرآنیہ اس زمانہ میں نازل ہوئیں۔ انکو ایک طرف رکھو۔ پھر اس زمانہ پر نظر ڈالو۔ جب آپ کفار کی ماتحتی سے نکل چکے ہیں۔ دشمن پامال ہو چکا ہے۔ تمام ملک آپکے قبضہ میں آچکا ہے فتح و ظفر آپکے ہمرکاب ہے۔ بےکسی کا نام و نشان نہیں۔ عرب کا بچہ بچہ مسلمان ہے

اسوقت کی وحی اور آیات قرآنیہ کو دوسری طرف رکھو۔ پھر دونوں مختلف زمانوں کی آیات کو پڑھو۔ کوئی اختلاف نہیں۔ کوئی تناقض نہیں۔ حالانکہ حالات بدل گئے۔ واقعات تغیر پذیر ہو گئے زمانہ پلٹا کھا چکا۔ مگر قرآن چونکہ غیر متغیر ہستی کا کلام ہے اسلیئے اسمیں کوئی اختلاف نہ پاؤ گے۔ حالانکہ اگر انسانی کلام ہوتا تو حالات کے بدلنے سے تمام احکام اور قوانین بدلجاتے۔ اگر مکہ کی وحی نرم ہوتی تو مدنی الہام شدت کا نمونہ ہوتے۔ اگر مکہ میں مداہنت کا رنگ ہوتا تو مدینہ میں کفار سے کھلم کھلا بیزاری کا اظہار ہوتا۔ مگر ایسا نہیں ہوا۔ دونوں وحیوں میں حق کا اظہار کیا گیا نہ کفار کے غلبہ کے وقت ان سے خوشامد کا برتاؤ کیا گیا۔ اور نہ ان کی ہزیمت کے وقت کسی آیت میں کوئی اور رنگ پیدا ہوا۔ اور یہ ایک بڑا بھاری ثبوت ہے۔ اس بات کا کہ قرآن مجید لایزال ولم یزل ہستی کا کلام ہے۔

دوسری دلیل جو ہم اس بات کے ثبوت میں پیش کر سکتے ہیں کہ قرآن مجید میں کوئی اختلاف نہیں وہ یہ ہے کہ اگر اس کتاب میں کہیں بھی اختلاف ہوتا تو قرآن مجید لوکان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیرا کا دعویٰ نہ کرتا۔ اسکا دعویٰ کرنا ہی بتاتا ہے۔ کہ اسمیں کوئی اختلاف نہیں۔ ورنہ اگر اختلاف ہوتا تو پھر یہ معیار مقرر کر کے اپنی تکذیب کا موقعہ دوسروں کو نہ دیتا سو چونکہ قرآن مجید اختلافات سے بالکل پاک ہے۔ اور باقی تمام کتابیں اس خصوصیت میں قرآن شریف سے لگا نہیں کھا سکتیں۔ اسلیئے قرآن مجید نے دعوےٰ کیا کہ لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیرا +

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

دعوت الی الخیر

دکن میں

نامۂ حیدرآباد نمبر ۵

(مرقومہ مفتی محمد صادق صاحب)

حافظ روشن علی صاحب بہمراہی سید بشارت احمد صاحب ضلاع ریاست میں تبلیغی دورہ اور حکام و معززین میں کتاب تحفۃ الملوک تقسیم کر رہے ہیں

مفتی محمد صادق

شہر میں تبلیغی کام کر رہے ہیں۔ ایک معزز خاندان کے ایک شخص داؤد احمد نام ہمراہی جن کو مفتی صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل سلسلہ حقہ ہوئے۔ یہ صاحب یہاں کے مشہور سیٹھ حاجی کریم بھائی کے پوتے ہیں۔ اور اپنے تقویٰ اور پرہیزگاری کے سبب ولی اللہ کے خطاب سے مشہور ہیں۔ سیٹھ عبد اللہ بھائی کی تحریک اور تبلیغ سے انہوں نے سلسلہ کی کتب پڑھیں اور بالآخر استخارہ کیا جس پر انہیں خواب میں ایک نورانی شکل نے فرمایا کہ اس معاملہ میں دیر نہ کرو جلدی بیعت کر لو۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت عطا کرے۔

سیٹھ عبد اللہ بھائی صاحب کی تحریک پر ہونے والے یہ دوسرے احمدی ہیں خدا تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے مفتی صاحب اور حافظ صاحب کو اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کے کام میں اپنے فضل سے کامیابی دی اور اب انہیں قادیان واپس آنے کا حکم بھیجا گیا ہے۔ امید ہے کہ یکم جولائی تک یہاں پہنچ جائیں گے۔ باغیانِ خلافت نے سیٹھ عبد اللہ بھائی کو بہکانے کے واسطے اُن پر حملہ کیا تھا لیکن سیٹھ صاحب نے باغیوں کی کتابیں پڑھ کر فیصلہ کیا کہ وہ غلطی پر ہیں سو حضور کی خلافت میں ان کا اخلاص روز افزوں ترقی پر ہے۔ فالحمد للہ +

ذیل میں مفتی صاحب کا خط نمبر ۶ ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ جو تمام مقامی جماعتوں اور نیز فرداً فرداً کل احمدی بھائیوں کے لیے نہایت مفید و سبق آموز ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے احباب کو توفیق استفادہ عطا فرمائے۔ (ایڈیٹر)

نمبر (۶)

۱۱- جون کو بعد نماز جمعہ حیدرآباد میں چار نکاحوں کا اعلان حافظ روشن علی صاحب نے ایک خطبہ پڑھ کر کیا۔ اور ریاست کے مقررشدہ قاضی محلہ نے انکو رجسٹرڈ کیا۔ حسب درخواست شیخ حسن صاحب احمدی سوداگر یادگیر انکو درج اخبار کرنے کے واسطے لکھا جاتا ہے۔

(۱) عبد الحی پسر شیخ حسن صاحب یادگیر کا نکاح فاطمہ بی دختر محمد خواجہ صاحب احمدی سے ہوا۔ مہر گیارہ سو روپے و سات دینار

(۲) عبد اللطیف پسر محمد خواجہ صاحب کا نکاح امۃ الحفیظ دختر مومن حسن صاحب احمدی سے ہوا۔ مہر پانصد روپیہ و پانچ دینار

(۳) احمد حسین پسر مومن حسین صاحب کا نکاح حلیم النساء بیگم دختر حسن شریف صاحب احمدی سے ہوا۔ مہر اڑھائی سو روپیہ و پانچ دینار

(۴) محمد اسمٰعیل صاحب پسر محمد عبد الرحمٰن صاحب احمدی کا نکاح قاسم بی دختر محمد خواجہ صاحب احمدی سے ہوا۔ مہر اڑھائی سو روپیہ و پانچ دینار

اسکے بعد عاجز نے احباب کو مخاطب کر کے ایک تقریر کی جو فائدہ عام کے واسطے اختصاراً درج ذیل کی جاتی ہے:-

برادران۔ چونکہ اب ہم واپس قادیان جانے والے ہیں۔ اور غالباً یہ آخری اجتماع احباب کا ہے جس میں کچھ عرض کر سکتا ہوں۔ لہذا چند ضروری

باتیں بیان کرتا ہوں:۔

اوّل:۔ میں اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان کا شکر ادا کرتا ہوں کہ جس مطلب کے واسطے ہمیں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے یہاں بھیجا تھا وہ پورا ہوا۔ ریاست کے امراء اور غرباء میں تبلیغ ہوئی۔ کئی لوگ سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے۔ اور بہت سے قریب آ گئے +

دوم:۔ میں یہاں کی جماعت کی مہمان نوازیوں اور خاطر داریوں اور ہر طرح سے ہماری امداد کرنے کا شکر گزار ہوں۔ اور اللہ تعالیٰ سے آپ لوگوں کے واسطے جزائے خیر کی دعا کرتا ہوں۔ اور اسی ضمن میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ یہاں کی جماعت بحیثیت مجموعی بہت سی جگہوں سے اچھی حالت میں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہاں کئی ایک نیک نمونے قایم کئے ہیں جنکا وجود جماعت کے واسطے غنیمت ہے بالخصوص حضرت مولانا میر محمد سعید صاحب ایک روحانی آدمی ہیں جن سے ہم نے بہت فائدہ حاصل کیا ہے۔ اور ایسا ہی بعض احمدی دوست ہیں جو اپنے اپنے طرز پر سلسلہ حقہ کی خدمت میں اور تقویٰ و دیانتداری پر قدم مارنے میں بہت اچھا نمونہ رکھتے ہیں۔ ایک جماعت کے احباب آپس میں ایسے ہوتے ہیں۔ جیسا کہ ایک وجود کے مختلف اعضاء۔ آنکھ دیکھنے کا کام کرتی ہے۔ اور کان سننے کا۔ اور پاؤں چلنے کا۔ سب کے کاموں سے ملکر انسان کے وجود کی مشین چل رہی ہے۔ ایسا ہی جماعت میں کوئی صاحب تبلیغ کے کام کی فرصت و استعداد رکھتے ہیں کچھ اپنے مالی چندوں سے امداد کرتے ہیں۔ کوئی دوسرے طرز کی دینی خدمات میں جوش کے ساتھ حصہ لیتے ہیں۔ سب ملکر دراصل ایک ہی کام کر رہے ہیں۔

سوم:۔ جہاں ماشاء اللہ اس قدر جماعت ہو۔ وہاں اختلافِ طبائع کے سبب کچھ اختلاف رائے بھی ہو جاتا ہے۔ ایسے اختلافات کو رنجش اور نفسانیت کی حد تک کبھی پہنچنے نہ دیا جائے۔ اور کوئی ذاتی رنجش ہو تو اسکا اثر ہرگز دینی کاموں پر نہ پڑنے دیا جائے +

چہارم:۔ سب احمدیوں کو چاہیئے کہ اپنے گھروں میں احمدیت کو پھیلائیں۔ ان کی بی بی بچے سب احمدی ہوں۔ اور ان کا گھر ایک احمدی گھر کہلائے۔ بہت افسوس کے ساتھ بعض جگہ دیکھا گیا ہے۔ کہ احمدی برادران احمدیت کو صرف اپنی ذات تک محدود رکھتے ہیں۔ اور جب وہ دنیا سے کوچ کرتے ہیں تو ان کا گھر احمدیت سے خالی ہو جاتا ہے۔ یہ نعمت الٰہی کی ایک بہت ناشکری ہے۔ بہت ہی مبارک ہے وہ شخص جسکے ذریعہ سے دوسرے لوگ ہدایت حاصل کریں۔ اور اگر تم کو اتنی فرصت نہیں کہ عام لوگوں کو تبلیغ کرو تو تمہاری بی بی اور بچے جو تمہارے گھر میں اور تمہارے زیر اثر ہیں وہ تمہارے ذریعہ سے ہدایت پا جائیں۔ تب بھی تم ایک متقیوں کی جماعت کے امام بن گئے۔ اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے ایک دعا سکھلائی ہے جس میں بی بی بچوں کے نیک ہونے اور متقی جماعت کا امام ہونے دونوں دعاؤں کو جمع کیا ہے۔ ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما۔ اے رب ہمیں اپنی بیبیوں اور اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا کر اور ہمیں متقی لوگوں کا امام بنا دے۔ ظاہر ہے کہ اولاد آنکھوں کی ٹھنڈک اسی صورت میں ہو گی کہ وہ نیک ہو اور وہ ہمارے ذریعہ سے نیک بنی تو ہمیں اس متقی جماعت کا امام بننے کا ثواب حاصل ہوا +

پنجم:۔ میں یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ سید بشارت احمد صاحب کا خصوصیت سے شکریہ ادا کروں۔ جنہوں نے اپنے تمام کاروبار کو چھوڑ کر ہمارے یہاں کے قیام کے عرصہ میں صرف ہمارے تبلیغی کام میں امداد کرنے اور ہماری خدمات کے واسطے اپنے تمام اوقات کو وقف کر دیا جزاہ اللہ احسن الجزاء۔ یہی ایک جماعت کا ہی فخر ہے کہ اگر بسبب تجارت یا ملازمت کے آپ لوگ اتنا وقت ہمارے ساتھ خرچ نہ کر سکتے تھے۔ تو خدا تعالیٰ نے آپ ہی میں سے ایک شخص کو ایسی توفیق دی۔ جس نے سب کی طرف سے اس کام میں حصہ لیا۔ اور میں کہہ سکتا ہوں کہ یہاں کے کام کا اکثر حصہ مکرمی حافظ صاحب اور میر صاحب نے ہی کیا ہے۔

ششم:۔ ایک نہایت ضروری نصیحت جو میں آپ صاحبان کو کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے کہ سلسلہ حقہ کا جو مرکز اللہ تعالیٰ نے قایم کیا ہے یعنی قادیان اسکے ساتھ اپنے تعلقات بڑھاؤ۔ جہاں تک ہو سکے خود قادیان جاؤ۔ دربار خلافت کے برکات سے حصہ لو۔ اور جب تک وہ موقعہ نہ آوے۔ خط و کتابت کے ذریعہ سے اپنے تعلق کو قایم رکھو۔ دعاؤں کے واسطے خط لکھو۔ اور خط کے جواب کا انتظار نہ کرو۔ تمام ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح خود کھولتے ہیں۔ پڑھتے ہیں۔ اور طالبان دعا کے واسطے دعا کرتے ہیں۔ اگر ایک پیسہ کا کارڈ اور چند منٹوں کا وقت خرچ کرنے سے تمہیں یہ نعمت مل سکے کہ ایک خدا کا برگزیدہ تمہارے لئے دعا کے واسطے ہاتھ اٹھائے تو یہ سودا بہت ارزان ہے۔ میں نے جب حضرت مسیح موعود کی بیعت کی تھی تو مجھے حضرت نور الدین رض نے جو اسوقت جموں میں تھے ایک نصیحت یہ بھی کی تھی۔ کہ حضرت کو خط لکھتے رہنا اور جواب کا انتظار نہ کرنا میں نے اس نصیحت پر عمل کیا۔ اور بہت بڑے برکات حاصل کئے۔ یہ سنہ ۹۳ء کی بات ہے۔ ان ایام میں حضرت نور الدین رض ابھی ہجرت کر کے قادیان نہ گئے تھے۔ اور حضرت مولوی عبد الکریم مرحوم و مغفور بھی سیالکوٹ میں رہتے تھے۔ گاہے گاہے جموں آتے تھے جب وہاں ایک دفعہ مجھے ملے تو حضرت مسیح موعود کا ذکر کرتے ہوئے انگریزی میں مجھے فرمانے لگے۔ ہی اِز اے ٹرو پرافٹ او گاڈ۔ وہ خدا کا ایک سچا نبی ہے۔ یہ ۲۴ سال کی بات ہے غرض خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہے۔ بعض لوگ اسی خیال میں رہتے ہیں کہ ہمارے خط سے حضرت صاحب کا وقت ضائع ہو گا۔ یا یہ گستاخی ہو گی۔ ایسا خیال ہرگز نہیں چاہئیے۔ حضرت ان لوگوں کو پسند کرتے ہیں جو خط لکھتے رہیں +

ہفتم:۔ میری آخری نصیحت یہ ہے کہ تقویٰ اختیار کرو۔ مسیح موعود کے دنیا میں آنے کی غرض یہ نہ تھی کہ بحثیں ہوں اور مقابلے ہوں۔ قوم نے خواہ مخواہ انکو تنگ کیا۔ اور انکو مباحثات کیطرف کھینچا۔ اور ان کے اوقات کو خراب کیا۔ جیسا کہ آجکل ہمارے بعض دوست مسئلہ خلافت میں خواہ مخواہ ہمارے ساتھ الجھ رہے ہیں۔ ہمکو منکرین کی سختیاں کھینچکر اس میدان میں لائیں۔ ورنہ اصل غرض اس سلسلہ کی یہی ہے کہ ایک ایسی پاک جماعت طیار کی جائے جو دل کی پاکیزگی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرے سو تم پاکدل ہو۔ اللہ کو راضی کر لو۔ یہ مسیح موعود کی ایک بڑی غرض ہے کہ جو فوج پاک نفوس کی وہ تیار کرنا چاہتا ہے۔ اسمیں بھرتی ہونے کے قابل ایک وجود تم پیش کرو۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو دین کا سچا خادم بننے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

فوری توجہ کے قابل

انجمن کی ضروریات بہت بڑھ رہی ہیں جسکے سبب اسوقت مالی مشکلات کا سامنا ہے۔ ان مشکلات سے رہائی حاصل کرنے کے واسطے سردست یہ تجویز کی گئی ہے کہ سو احباب ایک یا دو سال کے وعدہ پر ایک ایک سو روپیہ کی رقم بطور امانت یا قرضہ لیجاوے۔ اسطرح سے دس ہزار کی رقم جمع ہو کر انشاء اللہ کاروبار میں آسانی ہو جاوے گی +

مندرجہ ذیل احباب سے یہ رقم وصول ہو چکی ہے۔ باقی جن جن احباب کو اسکی نسبت لکھا گیا ہے وہ براہ مہربانی بہت جلد قرضہ ارسال فرماویں۔ تاکہ موجودہ دقت رفع ہو۔ اسکے علاوہ جو رقوم وصول ہونگی۔ وہ بھی انشاء اللہ اسیطرح شائع ہوتی رہیں گی +

ایکیسو ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب تار۔ محمد اسمٰعیل خان صاحب گلہ نوالی ماڑ

چوہدری غلام نبی خان صاحب نابلہ عار۔ میاں رحمت اللہ صاحب سبزی فروش بنگہ ﷲ ر۔ میاں عمر الدین صاحب قلعی گر بنگہ عنہ ر خان بہادر شیخ محمد حسین صاحب جج خانیوال عار۔ جماعت امرتسر معرفت ڈاکٹر کرم الٰہی صاحب عار۔ ڈاکٹر غلام غوث صاحب سیالکوٹ پور (ماہوار تا میلغ عار)۔ سید ناصر شاہ صاحب کشتوار عار۔ زکیہ خاتون بنت مولوی ولی محمد صاحب سیوان عار۔ چوہدری نصر اللہ خان صاحب سیالکوٹ عار۔ ماسٹر عبد العزیز صاحب سیالکوٹ عار۔ چوہدری مولا بخش صاحب سیالکوٹ ﷲ میاں عبد اللہ صاحب زرگر سیالکوٹ ﷲ ر۔ سراج الحق صاحب مختار۔ سید حامد حسین صاحب پٹیالہ عار۔ انجمن احمدیہ قادیان معرفت چوہدری برکت علی خان صاحب محاسب مقامی انجمن ۱۳۳ روپیہ ابو محمد فاضل صاحب سیر فیروز پور ﷲ روپیہ مولوی عمر الدین صاحب صریح عار۔ ماسٹر خیر الدین صاحب اسسٹنٹ ماسٹر امراوتی عار روپیہ۔ بابو محمد اسمٰعیل صاحب سٹیشن ماسٹر بصیر پور عار روپیہ میاں محمد اسمٰعیل صاحب گلہ نوالی ایک ہزار روپیہ دیا (رقم بطور امانت ہے جب چاہیں لے سکتے ہیں) مولوی اللہ دتا صاحب پریذیڈنٹ شاہدرہ معرفت حکیم قریشی صاحب لاہور عار روپیہ۔ چوہدری نذر محمد صاحب ڈیرہ غازیخان عار روپیہ میزان

۳۷۱۵

تین ہزار سات سو پندرہ

ابھی دس ہزار کے پورا ہونے میں ۶۳۰۰ چھ ہزار تین سو کی کمی ہے۔ احباب اسطرف توجہ فرما دیں +

(نوٹ) انجمن احمدیہ قادیان نے یہ تجویز کی ہے کہ چونکہ اس تحریک میں شامل ہونا ضروری ہے۔ اسواسطے ﷲ یا ﷲ کا حصہ مقرر کیا گیا ہے۔ تاکہ سب احباب شامل ہو جائیں۔ اور ایک شخص گراں بھی نہ گزرے۔ اسواسطے انجمن بیرونی والے اس تجویز پر اگر عملدرآمد فرما دیں تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت آسانی سے رقم مطلوبہ پوری ہو سکتی ہے۔ نیز چندہ ترقی اسلام و چندہ انجمن کے واسطے احباب کو تحریک کی جاتی ہے کہ چونکہ اسوقت فضل کا موقع ہے۔ بہت جلد چندہ جمع کر کے ارسال فرما دیں۔ کیونکہ ترقی اسلام و صدر انجمن احمدیہ کی ضروریات بہت بڑھ رہی ہیں۔ ایسا ہی ہر ایک انجمن چندہ ماہوار برابر بلا ناغہ دیا کرے۔ خواہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو +

رشید الدین۔ فنانشل سکرٹری

فہرست نومبائعین

(گزشتہ سے پیوستہ)

رسول بی بی صاحبہ سرگودہ
محتول بی بی صاحبہ ″
حافظ محمد یعقوب صاحب ڈیرہ دون
فدا حسین صاحب کانپور
اکبر علی صاحب ″
وزیر علی صاحب سوداگر ″
چوہدری اسد لوکیتی دار
کرم الٰہی صاحب ″ گجرات
محمد الدین صاحب ″
اللہ دتا صاحب ″
محمد الدین صاحب ″
کرم داد صاحب ″
نور الدین صاحب ″
غلام علی صاحب۔ راولپنڈی
اہلیہ ″ ″
فرزند ″ ″
برکات الرحیم صاحب ″
اہلیہ حافظ فضل الدین صاحب ″
عبد الحمید صاحب ″

عبد الکریم صاحب مالابار
عبد اللہ ″
اللہ بخش صاحب منٹگمری
فضل الٰہی صاحب راولپنڈی
گنج علی صاحب مالابار
اہلیہ ″ ″ ″

بیعت خلافت

اہلیہ عبد الرحمٰن صاحب لائل پور
فرزند ″ ″ ″
فرزند ″ ″ ″
فرزند ″ ″ ″
دختر ″ ″ ″
دختر ″ ″ ″
دختر ″ ″ ″
رحمت اللہ صاحب ″
اہلیہ اللہ رکھا صاحب منٹگمری
نظام الدین صاحب سیالکوٹ
اہلیہ ″ ″

میزان ۳۶

(بقیہ ایڈیٹوریل نوٹ)

نئی کتابیں

اخباری لغات معروف بہ کلید اخبار بینی مرتبہ مسٹر ضیاء الدین احمد صاحب برنی۔ بی۔ اے۔ اسمیں ان تمام انگریزی الفاظ کی تشریح بہ ترتیب حروف تہجی بیان کی گئی ہے جو اخبارات میں عام طور پر مستعمل ہوتے ہیں۔ لغات مفردہ کے علاوہ اخباری دنیا کے اکثر ضروری محاورات و مصطلحات اور سیاسی معلومات کو بھی مع توضیحات جمع کر دیا گیا ہے "اسلامی دنیا" ترکی سلطنت یا اخباری عربی کی بعض ضروری اصطلاحات بھی ساتھ کے ساتھ دیتے گئے ہیں۔ حاشیہ کے متعدد محاربات کا بھی ذکر ہے۔ انگریزی لفظوں کو بنظر صحت لفظی بخط انگریزی لکھدیا گیا ہے غرض اخبار بینوں کے لیے واقعی ایک مفید کلید ہے۔ لیکن ہمیں افسوس بلکہ شکایت ہے کہ جہاں بھیکر اتنے سارے جھگڑے بکھیڑے بیان کرتے ہوئے تو برنی صاحب کا جی نہ گھبرایا مگر مسیح موعودؑ کے ذکر خیر سے دریغ کیا گیا۔ کیا سلسلہ احمدیہ کا چرچا آج بفضلہ تعالیٰ اطراف عالم میں نہیں ہو رہا۔ یورپ۔ افریقہ۔ امریکہ وغیرہ ممالک غیر تک اخبارات میں اس تحریک کی شہرت ہو چکی ہے اور ہندوستان میں تو ماشاء اللہ بہت ہی سرگرمی سے اسکی تبلیغ و اشاعت ہو رہی ہے۔ کیا آپکو اپنے ملکی و قومی جرائد میں کبھی احمدیت اور احمدیوں سے متعلق کوئی خبر یا مضمون پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوا؟ ہمیں امید ہے کہ ضرور ہوا ہوگا پھر اسے سرد مہری یا تنگ خیالی پر محمول کریں یا اتنی بڑی فرو گزاشت کو محض سہو و غلطی کہیں ہمیں مطلق شکوہ نہ ہوتا اگر برنی صاحب اپنی اس مفید و ضروری تالیف میں بیسویں صدی کے اس عظیم الشان انسان کا ذکر بطور ذکر خیر نہ کرتے۔ بلکہ اسمیں اپنے عقاید کے مطابق مخالفانہ اعتراضات ہی درج کر دیتے۔ جسے آج آپکے لاکھوں افراد ملت اپنا امام و مقتدا مانتے ہیں۔ جسکے پُر تحدی دعاوی نے تہائی صدی سے آپکے علماء دین کو حیران و پریشان کر رکھا ہے۔ اور کثیر التعداد اشخاص صرف اُن قدیم المشرب ما وجدنا علیہ آباءنا کہنے والوں میں سے بلکہ ہزاروں آپ جیسے نئی روشنی کے تعلیم یافتہ بھی انشراح صدر کے ساتھ اُس کی صداقت پر ایمان لا چکے ہیں۔ اگر فصل مس میں (صفحہ ۷۷ پر) شیخ سنوسی کا ذکر آسکتا تھا تو فصل م میں اپنا ہی محاورہ استعمال کر کے مرزا (علیہ السلام) اور مرزائی فرقہ کے نام سے ہی اس سلسلہ کا ذکر بھی کر سکتے تھے۔ اسی قسم کی اور بھی چند باتیں رہ گئی ہیں جس کی کمی امید ہے کہ اگلے ایڈیشن میں پوری کر دینگے بہرحال کتاب اپنی نوعیت میں بڑی مفید ہے اور اردو لٹریچر کے اندر ایک ضروری اضافہ۔ ۱۶۰ صفحے مجلد پر دس آنے قیمت کچھ زیادہ نہیں۔ ذیل کے پتے سے ملیگی۔

محمد احتشام منیجر سلطانی ایجنسی چھتہ لال میاں دہلی

چمکار محمدی

(نظم پنجابی)

یعنی سوانحعمری حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ اس کتاب کو حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ نے بہت پسند فرمایا تھا اور مبلغ ۵۳ روپے اس کی اعانت کے لیے بھی عطا فرمائے تھے۔ اب حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے بھی اس کتاب کی خریداری کے واسطے تمام احمدی احباب کو بہت تاکید فرمائی ہے

قیمت مجلد ساڑھے چھ آنہ

منشی چھبّے خان احمدی مدرس ورناکیولر پوسٹ ماسٹر

تصدیق خاکسار کو بھی حضرت ممدوح نے تاکید ارشاد فرمایا کہ اس کتاب کا اشتہار ضرور نکلتا رہے تا کہ احمدی احباب اس کو خریدیں منشی صاحب کی محنت واقعی ہر طرح مستحق حوصلہ افزائی ہے۔ اور جب ہم خرما و ہم ثواب کا معاملہ ہو تو ہمارے بھائیوں کو۔۔۔

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپکر شایع ہوا)